Registered, No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۲) مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

مہاراجہ پٹیالہ نے شکار پارٹی میں ۹ جنگلی سور قتل کیے ؛

حیدرآباد کے مولوی یوسف الدین کا دعویٰ خلاف وزیر ہند ڈسٹرکٹ جج سکندرآباد نے خارج کیا اپیل ہوگا ؛

نواب لفٹنٹ گورنر جنرل پنجاب شملہ سے اُترتے ہی ضلع ہزارہ کا دورہ فرماتے ہوئے سیر کشمیر کرینگے ؛

ممالک وسطی میں چاندہ و رودھانا گپور کے غربی اضلاع میں فصلیں سوکھ کر تباہ ہو رہی ہیں ؛

بمبئی میں قلت بارش کے سبب سے قحط کا خوف کرتے ہیں۔ پنجاب میں بھی بارش کی کمی زور سے محسوس ہو رہی ہے ؛

مشرقی بنگال ریلوے کو تنگ پٹڑی پر فرید پور سے منشی گنج تک بڑھائیں گے ؛

بجنور کے مقدمہ اذیت پولیس میں سب انسپکٹر نور نگ کو معہ دو کنسٹبلوں کے ماخوذ تھا حوالات میں مردہ پایا گیا ؛

لاہور میں مسٹر ولسن پر خنجر سے حملہ ہونے کی خبر غلط نکلی پولیس نے کامل تحقیقات کر لی ؛

شاہدرہ میں ٹھاکر داس پولیس مین کا چھ سالہ لڑکا قلیل قیمت کے زیور کے لالچ سے مار ڈالا گیا ؛

بمبئی یونیورسٹی نے بھی مسٹر پرانجپے کو مبارکباد بھیجی کہ سینئر رینگلر میں اول نکلا ہے ؛

کلکتہ کی خبر ہے کہ ہورہ میں ایک شخص نے دیوانہ ہو کر ایک آدمی مار ڈالا چار زخمی کیے ؛

سرحدی قوم چمکنی نے جرمانہ ادا کر دیا۔ اُس کے قیدی امرتسر میں ہیں رہا کیے جا دینگے ؛

رانی گنج پیپر ملز کے ۱۲ دربان مسٹر ائرن سائڈ کو قتل کرنے کے جرم میں سپرد سشن بردوان کیے گئے ؛

شملہ میں ریلوے کنفرنس بصدارت لارڈ کرزن صاحب بہادر ۱۴ اگست سے اجلاس کریگی دو روز میں کام ختم ہوگا ؛

مسٹر مہر نگلش ایجنٹ شملہ کالکا ریلوے اپنا نمونہ تیار کر چکے ۱۹ کو لنڈن جا کر اکتوبر کو شملہ میں واپس آئینگے ؛

زمینداران بنگالہ نے راجشاہی میں جلسہ کیا کہ ایک راجکمار کالج مثل چیفس کالج لاہور قایم کریں ؛

گنپت رائے بیرسٹر لاہور مقدمہ وصیت سردار دیال سنگھ سے متعلق ولایت روانہ ہو گئے ؛

ہائیکورٹ کلکتہ میں ایک رجسٹری پارسل گم ہونیکا مقدمہ خلاف پوسٹ آفس طے کیا گیا ہے۔ سوا بارہ سو روپیہ کا پارسل تھا۔ ہائی کورٹ نے مدعی کو روپیہ دلوایا ڈاکخانہ کا عذر نہ مانا ؛

معاملات ٹرنسوال کی نازک حالت کی طوالت سے جنوبی افریقہ کی تجارت تباہ ہو رہی ہے ؛

الڈرشاٹ سے کسی قدر گورہ سپاہ دو ہفتہ کے اندر جنوبی افریقہ کو جانیوالی ہے ؛

لنڈن سے خبر آئی کہ مسٹر رچی نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ جہازات تجارت کا ایکٹ جیسا کہ ولایت میں ہے ویسا ہی ہندوستان میں ہوگا۔ انڈیا آفس سے اس معاملہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے ؛

پرنس آف ویلز نے رایل یاٹ بیڑہ کے سالانہ جلسہ پر قیصر جرمن کو مدعو کیا تھا۔ قیصر جرمن نے پیغام تار بھیجا کہ بسر و چشم آتے لیکن شہنشاہ بیگم کی علالت مانع ہے ؛

ہوس آف کامنز میں نوآبادیوں کو قرضہ دینے کا قانون پاس ہو گیا ؛

امن کانفرنس کے خاتمہ پر تمام سلطنتوں کے وکلا نے باہم کمال شوق دکھلایا اور ایم سٹال نے آخری تقریر میں کہا کہ یہہ جلسہ تاریخی یادگار ہوگا۔ پوپ صاحب نے بھی خوشنودی کی چٹھی لکھی اور ذمہ اُٹھایا کہ جنوبی امریکن اقوام میں مصالحت رکھیں گے ؛

لنڈن میں ڈیوک آف وسٹمنسٹر نے گھوڑدوڑ میں دس ہزار پونڈ جیتا وہ سب رایل ہسپتال کو دیدیا ؛

قاہرہ سے خبر آئی کہ خدیو مصر کا ارادہ سلطان روم سے ملنے کے لئے جلد جانیکا ہے ؛

ایم۔ ڈلکاسی وزیر خارجیہ فرانس سینٹ پیٹرس برگ کو چلے گئے ہیں یہہ روسی وزیر خارجیہ کونٹ مورادیف سے ملاقات کرینگے اسپر فرانس میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ؛

سرویہ کے سابق شاہ میلان کی تازہ سازش قتل میں ریڈیکل پارٹی کے سربرآوردہ لوگ گرفتار کیے گئے۔ ان میں دو وہ ہیں جو سابق میں وزیر اعظم تھے اور ایک اخبار کا کل عملہ شامل پایا گیا۔ وجہہ حملہ خواہش انقلاب تھی اور سازش وسیع تھی ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈپٹی ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کیدار ناتھ صاحبان

ایڈیٹوریل
کارسپانڈنٹس

اخبار عام کی ولایتی چٹھی

اخباروں کا فرض ہو کہ قوم اور ملک کی بہتری میں کوشش کریں اور نامہ نگاروں کو بھی بہبودی رعایا او راصلاح ملک کا خیال رکھنا چاہئے۔ مگر اخبار عام میں جو عزیز احمد مقیم گلاسگو کی چٹھیاں چھپا کرتی ہیں وہ تو تہذیب اور شایستگی کے دشمن ہیں۔ عزیز احمد صاحب اخبار عام مطبوعہ ۴ جولائی میں کنچنیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں ”میں قوم کی رنڈیوں یعنی کسبیوں اور رقاصہ وغیرہ کی طرف متوجہ ہوں۔ افسوس کہ آپ کا چہرہ مبارک کبھی دیکھنے میں نہیں آتا“ ناظرین ذرا غور فرمائے کہ اس نامہ نگار کی طبیعت میں کیسے کیسے خلاف تہذیب جذبات بھرے معلوم ہوتے ہیں آگے چلکر ہندوستان کے پنڈت صاحبان منشی صاحبان مولوی صاحبان کے اخلاق کی خوبیاں اس طرح ظاہر کرتے ہیں ”میرا سلام اپنے دوستوں کو کہدیجئے یعنے بخدمت پنڈت صاحبان و منشی صاحبان و مولوی صاحبان“

انگریزی تعلیم کی برکت سے تعلیم یافتہ پارٹی کسی قدر اصلاح کے معنے و مطلب سمجھنے کے قابل ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ نامہ نگار صاحب تو اصلاح کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں اس لئے اصلاح طلب لوگوں کو بھی کوسنا شروع کر دیا“ اس زمانہ میں ریفارمز آپ لیڈی صاحبان کو ناحق دق کر رہے ہیں ریفارمروں کو پہلے اپنے افعال و اقوال کو درست کرنا چاہئے“ آگے چلکر اپنے مکارم اخلاق کو بیان کرتے ہیں ”میں آپ کا سچا دوست ہوں اور خیر خواہ“

پھر آزادی کے کیسے اچھے معنے سمجھے ہیں واہ صاحب واہ کیا کہنے ہیں آپ کی سخن فہمی اور لیاقت کے ”واہ دیسی میم صاحبان آپ ہی نے ثابت کر دیا کہ ہندوستانی عورات بھی فرنگستانی آزادی کا معقول استعمال کر سکتی ہیں اور خود پادریاں نور افشاں کو آپ اپنا نور حسن دکھا سکتی ہیں اور اُن کو اخلاق وادب میں سبق دے سکتی ہیں“ ناظرین آپ اسطرز عبارت سے سمجھ گئے ہونگے کہ یہہ شخص کیسا گستاخ قلم ہے حقیقت یہہ ہو کہ یہہ شخص چاہتا تھا کہ ہندوستان میں مشنری بنا کر بھیجدیا جاوے مگر ایسے مخرب اخلاق شخص کو پادری صاحبان نے منہہ نہ لگایا تو اب اپنی سیاہ دلی اور کم ظرفی کو اسطرح ظاہر کر رہا ہو۔

پھر کہتے ہیں کہ ”آپ امتحان لیں کہ کبھی میں نے ایک حرف بھی آپ کے خلاف نہیں لکھا ایسا کفر اس قلم میں نہیں“۔ اس فقرہ کے برخلاف نہ کہنا ثابت کرتا ہو کہ نامہ نگار صاحب گناہ کے سمندر میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ گناہ کی مخالفت میں ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے۔

اڈیٹران اخبارات کو واجب ہو کہ اس بات کا پورا پورا خیال رکھیں کہ ان کے مضامین سے پبلک کو نفع اور فایدہ پہنچے۔ مخرب اخلاق مضامین کو درج کرنے سے اجتناب بہتر ہوتا ہے۔

بنگال میں بہت ہی عمدہ ابرق پیدا ہوتا ہو جیسا کہ ہندوستان کے کسی حصہ میں پیدا نہیں ہوتا گذشتہ سال میں ۹ لاکھ ۸۶ ہزار پونڈ ابرق قیمتی ۹ لاکھ ۶۲ ہزار روپیہ وہاں سے باہر کو گیا۔ کوئی ملک ہندوستان کا مقابلہ نہیں کر سکتا جس میں ہر قسم کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں پہلے یہہ چیزیں چنداں منفعت بخش نہ ہوتی تھیں۔ جب سے سرکار نے ان کی روانگی کے وسایل آسانی کے ساتھ بہم پہنچا دئے تب سے ان چیزونکی قدر و قیمت نے ترقی پائی۔

امریکا کی ایک جان بیمہ کمپنی نے یہہ قاعدہ بنایا ہو کہ آیندہ وہ کسی شخص کی جان کا بیمہ نہ کریگی جب تک یہہ ثابت نہ ہوگا کہ وہ شراب خواری سے بالطبع نفرت رکھتا ہو جب سے یہہ قاعدہ اس کمپنی نے بنایا ہو تب سے اس کی حالت بہت ہی سنبھل گئی ہو اور اس کمپنی کو بہت ہی بڑا فایدہ حاصل ہو رہا ہو پہلے اس سے اس کمپنی کو متوفی ممبروں کے گیارہ وارثوں کو سال بسال بہ حساب اوسط زر بیمہ دینا پڑتا تھا گذشتہ سال میں صرف سات ممبروں کو زر بیمہ دینا پڑا اگر اسی طرح برٹش گورنمنٹ بھی حکم جاری کر دے کہ آیندہ نہ کوئی شراب خوار ملازمت کے قابل متصور ہوگا اور نہ کسی قسم کے سرکاری اعزاز کا مستحق سمجھا جائیگا تو شراب خواری کی بُری عادت اس ملک سے یقیناً رفع ہو جاوے۔

شرقی افریقہ میں سخت قحط ہو بیشمار قحط زدہ حبشی ممباسہ میں وارد ہوئے ہیں۔

غلام ـ آزاد

تعریف۔ غلام وہ آدمی ہی جو خریدا گیا ہو کسی دوسرے سے بذریعہ زر یا زور واسطے افادہ اُس دوسرے کے تاوقتِ مرگ اس کے جو خریدا گیا ہو۔ بموجب اس تعریف کے غلام خرید کے وقت سے لیکر موت تک اپنا نہیں اور نہ کسی تیسرے کا بلکہ فقط اُس ہی کا جس نے اس کو خرید لیا ہی۔ غلام کا اپنا کوئی بھی حق حقوق نہیں بلکہ وہ ملکیت ہی اس کی جس نے اس کو خرید لیا ہی۔ قسم قسم کی ملکیت ہوتی ہی۔ ملکیت منقولہ۔ ملکیت غیر منقولہ۔ اوّل میں مشترک ہیں تمام اقسام زر۔ مواشی۔ غلام و لونڈیاں اور دوم میں شامل ہیں تمام انواع زمین و مکانات۔ دونوں اقسام ملکیت کی محفوظیت کے لئے خبرگیری اور مرمت مطلوب ہی۔ لہٰذا اگر غلام اور لونڈی کا کوئی حق ہی تو فقط مالک اور قابض کے افادہ کے لئے اتنا ہی ہی کہ اس کے بدن اور جان کی خبرگیری اور مرمت کی جاوے اور بس۔ غلام اور لونڈی کی حالت وورجہ جبراً جایداد منقولہ و جایداد غیر منقولہ کے برابر کیا جاتا ہی۔

ہمارے علم اور روشنی اور اطلاع کے تین ذریعے ہیں یعنے خلقتِ خارجیہ جس کو نیچر بھی کہتے ہیں اور خلقتِ اندرونی جس کو اخلاقی حسّیات و روشنی ضمیر اور انٹوائشن (Intuition) وغیرہ نام سے بُلاتے ہیں اور الہام اور یہہ تینوں شاہد ہیں کہ انسان غلام نہیں یعنے فطرت سے غلام نہیں بلکہ یہہ اُس پر ظلم اور جبر ہوا ہی کہ وہ غلام بنایا گیا ہی۔

پیدائش کی کتاب جس میں تمام چیزوں کی خلقت کا اظہار ہی یوں شہادت دیتی ہی "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور مواشیوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا نر اور ناری اُن کو پیدا کیا۔ اور خدا نے اُن کو برکت دی اور خدا نے اُنہیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں پر اور سب چرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو" باب اوّل آیات ۲۶ و ۲۷ و ۲۸۔

آیات مسطورہ بالا سے صاف ظاہر و روشن ہی کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مانند پیدا کیا اور اس کو تمام جانداروں پر اور تمام زمین پر قبضہ و اختیار و ورثہ و سرداری بخشی یعنے محدود درجہ میں اپنی صورت میں اور اپنی مانند پیدا کر کے اپنے سوا کسی دوسرے کا غلام نہیں بلکہ سب کا سردار اور حاکم ٹھہرایا۔ اگر کوئی یہاں پر سوال پیش کرے کیونکہ سوال کو جا ہی کہ لفظ "محدود" سے مفہوم ہوتا ہی کہ خدا نے انسان کو آزاد مطلق پیدا نہیں کیا بلکہ کسی درجہ تک غلام بنایا کیونکہ اس پر خدا خود حاکم اور قابض اور وارث اور مالک ثابت ہوتا ہی تو مختصر جواب یہہ ہی کہ خدا کی تمام ذی روح اور نتیجتاً ذی عقل مخلوقات کا یہی حال ہی۔ کسی شی کا محدود ہونا ایک بات ہی اور اس کا غلام اور مقید ہونا بالکل دوسری بات ہی محتاج بالغیر ہونا ایک بات ہی اور محتاج بالذات ہونا بالکل دوسری بات ہی۔

واضح ہو کہ تمام مخلوق محدود اور محتاج بالغیر ہیں غلام اور مقید نہیں۔ فقط ایک ہستی اعلیٰ ہی جو واجب الوجود ہو کر محتاج بالغیر نہیں بلکہ سراسر آزاد اور اگر محتاج ہی تو فقط اپنی ہی ذات اور صفات کا۔ تمام مخلوق بلا مستثنیٰ ممکن الوجود ہیں اور نتیجتاً محتاج بالغیر مگر مجبوری غلام نہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ محتاجی اور تحدد دلالت کرتا ہی اوپر قید اور غلامی کے کیونکہ مخلوق کی ہستی انحصار رکھتی ہی اوپر اپنے خالق کے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ یہہ غلامی یہہ محتاجی یہہ ممکن الوجود ہونا۔ یہہ محدود ہونا مجبوری نہیں بلکہ ضروری اور لازمی ہی۔

مجبوری وہ حالت ہی کہ جبر سے برخلاف مرضی کسی شخص کے لائی جاوے جیسا غلام اور لونڈی کی حالت اُن کی مرضی کے خلاف ان پر لائی جاتی ہی۔

ضروری اور لازمی وہ حالت ہی کہ کسی شخص کی ہستی کے ساتھ ساتھ پیوستہ ہو جیسا سب سانس لینے والوں میں پھیپھڑوں کا ہونا ضروری اور لازمی ہی اور جہاں دھوآں ہو وہاں آگ کا ہونا ضروری اور لازمی ہی۔

تمام ذی عقل اور ذی روح مخلوق ممکن الوجود اور محدود ہیں کہ ان کا ایسا ہونا ضروری اور لازمی ہی کیونکہ واجب الوجود ایک ہاں فقط ایک ہی ہی جو لا محدود ہی۔ اور نتیجتاً آزاد مطلق ہی۔ محتاج بالغیر نہیں جو چاہتا ہی سو کرتا ہی مگر اپنی پاک ذات اور صفات کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتا۔

ذی روح اور ذی عقل مخلوق خواہ انسان ہو یا فرشتہ فعل مختار اور اپنے فعل کا ذمہ دار و جوابدہ ہی کہ یہہ ضروری اور لازمی ہی ورنہ ذی روح اور ذی عقل مخلوق کے درجہ سے گرتا ہوگا۔ جمادات

نباتات - اور حیوانات مطلق ذی روح اور ذی عقل مخلوق نہیں اور نہ وہ فعل مختار اور اپنے فعل کے ذمہ وار اور جوابدہ ہیں -

فعل مختاری کی تعریف - فعل مختاری کی تعریف میں لوگ اکثر غلطی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہی کیونکہ وہ ذی روح و ذی عقل پیدا ہوا ہی تو انسان جو چاہے سو کر سکتا ہی - اگر وہ فعل مختار ہی تو ضروری ہی کہ بیماری - دُکھہ تکلیف - بلکہ موت کو روک رکھے اور احتیاج اور افلاس کے قبضہ میں نہ آوے غرض جو چاہے کرے مگر خدا نے اس کو فعل مختار پیدا نہیں کیا کیونکہ یہہ خوبیاں اور طاقتیں اس میں نمایاں نہیں -

واضح ہو کہ یہہ خوبیاں اور طاقتیں ممکن الوجود محتاج بالغیر مخلوق میں محال مطلق ہی کیونکہ یہہ تو ضروری ولازمی ہیں کہ موجود ہوں ایک ہاں فقط ایک میں جو واجب الوجود اور آزاد مطلق ہی ؞

پچھلے دو ہفتوں کے مضمون تمر اور راحب پر ذیل کی عبارت چھوٹ گئی تھی لہذا اب درج کی جاتی ہی - یہہ بھی واضح ہو کہ مرزا صاحب قادیانی و انوار الاسلام و پروانہ و کرزن گزٹ نے مریم تولہ کی نانی دادیوں کی نسبت جو طعن و تشنیع استعمال کئے تھے اس مضمون کے مصنف نے اُن کی طعن و تشنیع کی پوری پوری تردید کردی ہی - اڈیٹر

؞ ؞ ؞

مریم تولہ کی نانیوں دادیوں کی

عصمت

پر خدا نے جو رحم میں غنی ہی اپنی بڑی محبت سے جس سے اُس نے ہم کو پیار کیا - ہم کو جو گناہوں کے سبب مردے تھے - مسیح کے ساتھ جلایا - تم فضل ہی سے بچ گئے - اور اُسنے ہمکو اُسکے ساتھ اُٹھایا اور مسیح یسوع میں شامل کئے ہوئے آسمانی مکانوں پر اُس کے ساتھ بٹھایا - تاکہ وہ اپنی اس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہی - آنے والے زمانہ میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت کو دکھاوے کیونکہ تم فضل کے سبب ایمان لا کے بچ گئے ہو - اور یہہ تم سے نہیں - خدا کی بخشش ہی - افسی ۲: ۴ - ۸ -

وہاں نہ یونانی - نہ یہودی - نہ ختنہ نہ نامختونی - نہ بربری - نہ اسقوتی - نہ غلام - نہ آزاد - پر مسیح سب کچھ اور سب میں ہی - قلسی ۳ : ۱۱ ؞

موآبی روت

یشوع کی وفات کے بنی اسرائیل میں قاضی مقرر ہوا کرتے تھے - اُن قاضیوں کے زمانہ میں کنعان کے ملک میں سخت کال پڑا - اس وقت ایک معزز شخص الیملک نامے اپنی جورو نعومی اور اپنے دو بیٹے محلون و کلیون کو ساتھ لیکر موآب کے ملک کو چلا گیا - کنعان کو چھوڑ دیا - جسمانی ضرورت کی وجہہ سے یعقوب نے بھی کنعان کو چھوڑا تھا - اور بنی اسرائیل چارسو برس تک مصر میں رہے - مگر اُنہوں نے وہاں رہنا پسند نہ کیا اور نہ مصر کو اپنا گھر سمجھا - مگر الیملک کی دنیوی طبیعت نے الٰہی قوم سے اس کو جدا کیا - اور وہ موآب میں جا کر مر گیا - اُس کے بیٹوں نے وہاں اپنا گھر بنا لیا - وہیں موآبی عورتوں سے شادی کر لی - حالانکہ خدا کا حکم تھا کہ تم نہ اُن قوموں کی لڑکیاں لو - اور نہ اپنی لڑکیاں اُن کو دو - سو یہہ دونوں جوان بھی لاولد وہیں فنا ہو گئے -

مسیحیوں کو دنیوی ضرورتیں دنیا میں اور دنیا کے لوگوں کے ساتھ پھنساتی ہیں - لیکن اگر ہم اِن دھندوں میں ایسے پھنسیں کہ آسمانی کنعان کو بھول جاویں - تو ہم بھی ان کی مانند فنا ہو نگے - دنیا تو ہمیں اپنے ساتھ ملا لینا چاہتی ہی - مگر اس کے ساتھ ملنے میں ہماری بربادی ہی -

اب نعومی اور اس کی دو بہوئیں روت اور عرفہ باقی رہ گئیں - نعومی ایک خدا پرست عورت تھی جس کی خدا پرستی اور نیکی کی تاثیر اس کی بہوؤں پر ایسی پڑی کہ جب وہ اس ملک کو چھوڑنا چاہتی ہی تو بہوئیں اس کو نہیں چھوڑتیں - اس تاریک ملک میں نعومی نے اللہ کا نور چمکایا - دنیا کا پیار کرنے والا الیملک اگرچہ غیر ملک میں مر گیا - مگر جس نیک بخت عورت نعومی نے اللہ کو پیار کیا - اور اُن غیر قوم عورتوں پر اس کے پیار اور خوبیوں کو ظاہر کیا - وہ روحانی پھل وہاں سے حاصل کرتی ہی اور یہہ مبارک اور زندہ پھل اس کی بہو روت ہی - وہ کیسی جان نثار بہو خدا نے اُسے دی - جب وہ بیوہ اور رو تر ہو کر موآب کے ملک سے روانہ ہونے لگی کہ کنعان کو جاوے تو روت اُسے چمٹ گئی - اور ساتھ دینے کو تیار ہوئی - اور کہنے لگی مجھ کو تنگ مت کر کہ میں تجھے تنہا چھوڑوں -

اور تیرے پیچھے نہ چلوں کیونکہ جہاں تو جائیگی میں جاؤنگی۔ اور جہاں تو رہیگی میں رہونگی۔ تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا۔ جہاں تو مریگی وہیں میں مرونگی۔ اور وہیں میں بھی گڑونگی۔ خداوند مجھ سے ایسا ہی کرے اور اُس سے زیادہ کرے۔ اگر موت کے سوا کوئی دوسرا سبب مجھ کو تجھ سے جدا کرے۔ روت ۱: ۱۶ و ۱۷۔

روت جس نے نعومی سے اسرائیل کے خدا کی پہچان حاصل کی۔ اور اس کو پیار کرنا سیکھا۔ اور بلا غرض دوسرے کو پیار کرنے کی تعلیم پائی۔ اور اس کو عمل میں بھی لائی۔ اسی سچی محبت کی وجہ سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے رشتہ میں شامل ہوگئی۔ خود بنی اسرائیل کے بزرگوں نے اُسے برکتیں دیں اور لیاؔ۔ راحیلؔ اور تمر والی برکتوں کے واسطے اس کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ اُن بزرگوں نے کہا۔ ہم گواہ ہیں خداوند اس عورت کو جو تیرے گھر میں آئی ہے۔ راخلؔ اور لیاؔ کی مانند کرے جن دونوں نے اسرائیل کا گھر بنایا۔ تو افراتہ میں زور پیدا کر۔ اور بیت لحم میں تیرا نام پھیلے۔ اور تیرا گھر اس نسل سے جو خداوند تجھے اس عورت سے دیگا پھارس کا سا ہو جسے تمر یہوداہ کے لئے جنی روت ۴: ۱۱ و ۱۲۔

خدا کے بندوں کے وسیلے خدا سے الفت کرنی روت نے سیکھی۔ اور برکت حاصل کی اور برکت بھی وہ برکت جو ابدی ہے۔ مگر اس کے خلاف عرفہ۔ نعومی کو صرف اپنے خاوند کی وجہ سے کسی قدر پیار کرتی تھی۔ مگر نعومی کے خدا سے اُس کا پیار نہ تھا۔ اس لئے وہ روت سے الگ ہوگئی۔ اُس کے بعد پھر اس کا کچھ ذکر نہیں۔ جہاں موآبی قوم برباد ہوئی۔ عرفہ کا نام بھی ہستی سے مٹ گیا اور برباد ہوا۔ مگر روت اپنی خوبیوں اور الہی پیار کے باعث مسیح خداوند کے جسمانی رشتہ میں شامل ہوگئی اور ابد الآباد خدا کے برگزیدوں کے ساتھ اُس کا نام زندہ رہیگا۔ کیونکہ اس نے خدا کی خاطر اپنے عزیز رشتہ دار اور وطن کو چھوڑا۔ اور بوعز نے جواب دیا اور اسے کہا کہ مجھ پر وہ سب ظاہر کیا گیا ہے۔ جو کچھ تو نے اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اپنی ساس کے ساتھ کیا اور کیونکر تو نے اپنے باپ کو اور اپنی ماں کو اور اپنے وطن کو چھوڑا۔ اور ان لوگوں میں جنہیں تو اس سے پیشتر نہ جانتی تھی آئی۔ خداوند تیرے کام کا بدلہ دے۔ بلکہ خداوند اسرائیل کے خدا کی طرف سے جس کے پروں تلے بھروسہ کرکے آئی۔ تجھے پورا بدلہ دیا جاوے۔ روت ۲: ۱۱ و ۱۲۔ یسوع نے جواب میں کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا جورو لڑکے بالوں یا کھیتوں کو میرے اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہے جو بالفعل اس جہان میں سوگنا نہ پاوے۔ گھر بھائی اور بہن اور ماں اور لڑکے اور کھیت تصدیعوں کے ساتھ اور آنے والے جہان میں ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ مرقس ۱۰: ۲۹۔ ۳۰۔ خدا نے جو وفادار اور صادق القول ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق روت سے سلوک کیا۔ برکتوں والے اور شاہی خاندان میں شامل ہوئی۔ اور زندگی کے مالک ہمارے خداوند یسوع مسیح کی دادی کہلائی وہ پاک خوبیوں کے سبب اور محبت کی وجہ سے اسی لائق تھی۔

روت میں بڑی خوبی یہہ تھی کہ وہ اسرائیل کے خدا کو پیار کرتی۔ اور الہی برکات کی خواہشمند تھی۔ وہ دنیا پرست اور نفس پرست نہ تھی۔ باوجود جوانی کے شہوت پرست نہ تھی۔ اگر وہ اپنی قوم میں رہتی تو اچھا خاوند پا سکتی تھی۔ اسرائیل میں آئی تو جوان خاوند کا ملنا مشکل نہ تھا۔ مگر اس کی نظر کسی پر شہوت سے نہ پڑی۔ اسرائیل کے خدا کے انتظام سے خوش تھی۔ اپنی ساس کی بڑی خدمتگذار اور پرلے درجہ کی فرمانبردار تھی۔ اس نے ساس ہی سے اسرائیل کے خدا کی تعلیم پائی تھی۔ اس کی کسی بات سے انکار نہیں کرتی۔ اُس کا ہر حکم ماننے کو تیار ہے اس کے حکم کے مطابق اُس کو اللہ کا حکم سمجھ کر بوعز سے شادی کرنے سے انکار نہیں کیا۔ اگرچہ وہ عمر رسیدہ تھا۔ اگر یہہ نفس پرست ہوتی تو کیا ایسے کو قبول کرتی۔ بوعز بولا خداوند تجھے برکت دے میری بیٹی کہ پہلے کی نسبت اب کے وقت زیادہ مہربانی کر دکھلائی۔ کہ تو نے جوانوں کا خواہ دولتمند خواہ مسکین ان کا پیچھا نہ کیا۔

اب اے میری بیٹی مت ڈر سب کچھ کہ تو چاہتی ہے۔ میں تجھ سے کرونگا۔ کہ میری قوم کا تمام شہر جانتا ہے کہ تو پاکدامن عورت ہے۔ روت ۳: ۱۰ و ۱۱۔

ایسی پاکدامن اور اسرائیل کے خدا کو پیار کرنے والی عورت بوعز جیسے خدا دوست شخص کے لائق تھی۔ کیونکہ یہہ بزرگ بڑی خوبیاں والا ہے۔ شہوت پرست نہیں۔ جب رات کو روت اُسکے پاس آئی تو سوا بیٹی کے اُسے اور کچھ نہیں کہتا۔ اس پر بدنظر نہیں کی۔ تب روت دبے پاؤں آئی۔ اور اس کے پاؤں کو کھولا۔ اور وہیں پڑ رہی اور ایسا ہوا کہ آدھی رات کو بوعز ہراساں ہوا۔ اور اس نے کروٹ لی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت

اس کے پاؤں پاس پڑی ہے۔ تب اس نے پوچھا تو کون ہے۔ وہ بولی میں تیری لونڈی روت ہوں تو اپنی لونڈی پر اپنی کملی پھیلا۔ کیونکہ تو اُن میں سے ہے جو چھڑانے کا حق رکھتے ہیں۔ وہ بولا خداوند تجھے برکت دے میری بیٹی۔ روت ۳: ۷-۱۰۔

بوعز خدا ترس ہے۔ غریبوں کی مدد کرنے والا ہے۔ بوعز نے روت سے کہا کہ کھانے کے وقت یہاں آ۔ اور روٹی کھا اور اپنے نوالے سرکے میں بھگو...... اور اس نے اس کے پاس بھنو ہوا اناج دھر دیا۔ سو اُس نے کھایا اور سیر ہوئی۔ روت ۲: ۱۴۔

بوعز بیگانی عورت کی عزت کرنے والا ہے۔ اس نے روت کو اپنے کھیت میں دیکھ کر عزت کی نگاہ سے اس پر نظر کی۔ اور جوانوں کو حکم دیا کہ کوئی اُسے ہاتھ نہ لگاوے اور اس کو اُلاہنا نہ دیوے اور اسے کہا کہ ہر روز اس کے کھیت میں آکر بالیں چنا کرے۔ روت ۲ باب۔

بوعز کی طبیعت میں انصاف ہے۔ وہ دوسرے کا حق نہیں لیتا جب تک وہ خود اُسے نہ چھوڑے۔ تب بوعز کے رشتہ دار نے کہا کہ میں اپنے لئے اُسے چھڑا نہیں سکتا۔ نہ ہو کہ میں اپنی میراث خراب کروں۔ اس کے چھڑانے کا جو حق ہے تو ہی لے۔ مجھے اس کے چھڑانیکا مقدور نہیں۔ روت ۴: ۶۔

بنت سبع

کنعان کی قدیم قوموں میں سے جنکو بنی اسرائیل نے خارج کیا حتی ایک قوم تھی۔ جس کا کچھ بقیہ کنعان میں باقی تھا۔ مگر وہ جبعونیوں کی طرح غلام تھے۔ ان کی جان و مال بنی اسرائیل کے قبضہ میں تھی۔ اسی قوم حتی میں سے اوریا اور اس کی جورو بنت سبع تھی۔

بنت سبع حسن میں بے نظیر تھی۔ ایسی حسینہ اور جمیلہ تھی کہ شاہ اسرائیل داؤد جس کے محل میں بہت خوبصورت عورتیں تھیں اس کو دیکھکر فریفتہ ہو گیا۔

لیکن بنت سبع باوجود ایسی خوبصورتی کے باحیا اور پاکدامن نیک بخت عورت تھی۔ کیونکہ اگرچہ اس کا گھر شاہ کے محل سے لگا تھا۔ اور وہ ایک غریب سپاہی کی جورو تھی تاہم اس نے کبھی بادشاہ کے سامنے ہونے یا اس کے منظور نظر ہونے کی کوشش نہ کی۔ جیسے ملکوں کا دستور ہے کہ غلاموں کی جان و مال مالکوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ جیسے ہندوستان کی بعض ریاستوں میں بھی ہے۔ کہ راجہ جس کی بہو بیٹی جورو کو چاہیں اپنے محل میں بُلا لیں۔ کوئی عذر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب والی ملک کی ملک ہیں جو چاہے ہم سے سلوک کرے۔ چنانچہ حتی لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔ کیونکہ جس وقت داؤد نے بنت سبع کو اپنے محل سے غسل کرتے دیکھا تو اس کی صورت اس کو بھا گئی اور اس کو بلوا لیا اور وہ عورت بلا عذر چلی آئی۔ کیونکہ غلام قوم سے تھی۔ اور نہ معلوم بادشاہ نے کس بہانے سے اُس کو بُلوا لیا۔ اور جب محل میں داخل ہو گئی تو بے بس ہے۔ تنہا لاچار ہے بادشاہ جو چاہے سو کرے۔ سو داؤد اُس سے ہم بستر ہوا اور وہ وہاں سے اپنے گھر چلی آئی۔ ۲ سموئیل ۱۱: ۲، ۳، ۴۔

اس سے پیشتر وہ شاہی محل میں داخل نہ ہوئی تھی اور پھر وہ وہاں خود نہیں گئی۔ اگر اسکی بیگم بننے کی خواہش ہوتی تو اسی وقت محل سے نہ نکلتی۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ جب اسے معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہو گئی تو خود محل میں نہیں گئی۔ بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ میں حاملہ ہوں۔ مہینہ بھر تک وہ کہیں نہیں نکلی۔ جب معمولی ماہواری پھول اُسے نہ آئے تب لاچار شاہ سے فریاد کی۔ کہ اب جو تو نے مجھے برباد کیا۔ میری عزت و ناموس کو خاک میں ملایا۔ مجھے بدنام کیا۔ میری حرمت کو لیا۔ اب میں کیا کروں کس طرح اپنے خاوند پر اپنی عصمت پر گواہی دونگی وہ عرصہ سے لڑائی پر ہے میں تو لٹ گئی۔ یہہ گویا اس کی فریاد دلی تھی۔ جس غرض سے اس نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ میں حاملہ ہوں۔ ۲ سموئیل ۱۱/۵۔

اگر بنت سبع خراب عورت ہوتی تو یہہ موقع تھا کہ شاہی محل میں چلی جاتی اور وہاں سے نہ نکلتی کہ اوریاہ کے منہہ لگتی۔ مگر نہیں وہ شرم کے مارے گھر سے نہیں نکلتی۔

اب داؤد بادشاہ نے اپنے عیب اور بدی کو چھپانے کے واسطے کیسے کیسے حیلے کئے ہیں۔ مگر بنت سبع نے کچھ نہیں کیا۔ داؤد نے پہلے تو یہہ کام کیا کہ اوریاہ کو لڑائی پر سے بلایا تب داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حتی اوریا کو بھیجدے ۲ سموئیل ۱۱: ۷۔ پھر اُسے کہتا ہے کہ اپنے گھر جا۔ پھر داؤد نے اوریا سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو۔ ۱۱: ۸۔ مگر وہ نہ گیا۔ دوسری رات کو داؤد اُسے مست کر کے گھر بھیجتا ہے۔ تب داؤد نے اوریا کو بلایا اور اس نے اس کے حضور کھایا اور پیا۔ اور اس نے اُسے مست کیا اور شام کو وہ باہر جا کے اپنے خداوند کے خادموں کے ساتھ اپنے بستر پر سو رہا پر اپنے گھر میں



نہ گیا۔ ۱۱: ۱۳۔

جب داؤد اس طرح اپنے گناہ پر پردہ ڈالنے کے لئے کامیاب نہ ہوا۔ تب اس کو مروا ڈالنے چاہا۔ اور صبح کو داؤد نے یوآب کو خط لکھا اور اوریا کے ہاتھ میں دیکر اسے بھیجا۔ اس خط میں یہہ لکھا کہ اوریا کو سخت لڑائی کے وقت اگاڑی کیجیو۔ اور اس کے پاس سے پھر آئیو تاکہ وہ مارا جائے اور جاں بحق ہو۔ ۱۱: ۱۴ و ۱۵۔ چنانچہ وہ مارا گیا۔ ۱۱: ۱۷۔ ان گناہوں کی سزا جو کچھ داؤد کو ملی وہ معلوم ہو کہ خدا نے اسکے اس فعل کو منظور نہیں کیا۔ پر وہ کام جو داؤد نے کیا تھا خداوند کی نظر میں بُرا ہوا۔ ۱۱: ۲۷۔

بنت سبع نے جب اپنے خاوند کا مرنا سنا تو بھاگ کے محل میں داخل نہیں ہوگئی۔ بلکہ خاوند کے سوگ میں بیٹھی۔ ۱۱: ۲۶۔ اور جب سوگ کے دن پورے ہوگئے تب داؤد نے اُسے بلایا۔ اور وہ اس کی جورو ہوئی۔ ۱۱: ۲۷۔ پہلی سزا تو داؤد کو یہہ ہوئی کہ اس ناجائز حمل کا بچہ خدا نے مار دیا اور پھر اور دُکھ جو اُسپر آئے سو آئے خدا نے اُسے فرمایا کہ اب تیرے گھر سے تلوار کدھی جاتی نہ رہیگی۔ کہ تو نے مجھے حقیر کیا۔ اور حتی اوریا کی جورو کو لے کے اپنی جورو کیا۔ ۱۲: ۱۰ و ۱۱

مگر چونکہ بنت سبع نے اپنی خواہش سے اور بدی کی نیت سے یہہ کام نہ کیا۔ بلکہ مجبوراً خدا نے اُس پر رحمت کی۔ اس کے غیرتمند خاوند کی دینداری سے صاف ظاہر ہو کہ یہہ خاندان اسرائیل کے خدا اور اس کی قوم کو کیسے پیار کرنے والے تھے۔ جب داؤد نے اوریا سے کہا کہ اپنے گھر جا اور وہ نہ گیا۔ تب بادشاہ نے اُسے کہا کہ تو کیوں اپنے گھر نہیں گیا۔ تو داؤد نے اوریا سے کہا کہ کیا تو سفر سے نہیں آیا۔ پس تو اپنے گھر کیوں نہیں گیا۔ تب اوریا نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہوداخیموں میں رہتے ہیں۔ اور میرا خداوند یوآب اور میرے خداوند کے خادم کھلے میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس میں کیونکر اپنے گھر میں جاؤں۔ کھاؤں اور پیوں۔ اور اپنی جورو کے ساتھ سو رہوں۔ تیری حیات اور تیری جان کی قسم کہ میں یہہ کبھی نہ کرونگا۔ ۱۱: ۱۱

بنت سبع میں اور پاک خوبیاں بھی تھیں۔ وہ محبت والی تھی۔ اپنے شوہر کو پیار کرتی تھی۔ اس کے لئے اپنی عصمت پر داغ لگنے سے نالاں تھی اُس کے مرنے پر سوگ میں بیٹھی رہی۔ ۱۱: ۲۶۔

اس میں معاف کرنے کی بڑی بھاری خوبی تھی۔ اس نے ادونیا کو معاف کیا جو کہ اس کے بیٹے سلیمان کے تخت کا دعویدار تھا۔ بلکہ اس کی سفارش سلیمان پاس لیکر گئی۔ تب حجیت کا بیٹا ادونیا سلیمان کی ماں بنت سبع پاس آیا۔ اس نے پوچھا تو صلح سے آتا ہے۔ وہ بولا صلح سے۔ پھر اس نے کہا کہ میں تجھ سے کچھ کہا چاہتا ہوں . . . . سلیمان بادشاہ سے کہیے کہ ابی شاگ شونمیت مجھے بیاہ دے۔ ۱ سلاطین ۲: ۱۳ تا ۱۸۔

اس لئے بنت سبع سلیمان بادشاہ پاس گئی . . . . اور بولی تجھ سے ایک چھوٹی عرض کرتی ہوں۔ میری بات مت ٹالیو . . . . ابی شاگ شونمیت تیرے بھائی ادونیا سے بیاہی جائے۔ ۱ سلاطین ۲: ۱۹۔ ۲۲۔

اب ہم نے صاف معلوم کیا کہ یہہ باعصمت عورت بنت سبع پاک رسم نکاح کے وسیلے داؤد کے خاندان میں اور اس کی زوجیت میں داخل ہوئی اور یوں ہمارے خداوند یسوع کے جسمانی رشتہ میں شامل ہوئی۔ اور اگر اس معاملہ میں بدی یا خرابی ہوئی۔ تو وہ داؤد کے ذمہ رہی اور خدا نے اس کی سزا اُسے دی۔ اور اس نے توبہ کی دیکھئے زبور ۵۱۔

ناظرین کو معلوم ہو کہ ہمیں چنداں ضرورت تو نہیں معلوم ہوتی تھی۔ کہ ان عورات کے حالات اس تفصیل کے ساتھ لکھیں۔ کیونکہ ان کی پاکدامنی یا ناپاکی کا اثر ہمارے خداوند یسوع مسیح کے تجسم پر کسی قسم کا نہیں پڑتا۔ مگر اُن بے لگام منہ پھٹ کوتہ اندیش تنگ خیال ہندو آریہ مسلمان معترضوں کی خاطر ہم نے مذکورہ بیان لکھکر ثابت کر دیا ہو کہ جو عیب وہ اُن پر لگاتے ہیں وہ ایسے نہیں کہ ان کی خوبیوں کو ڈھانپ لیں۔ اگر حق جو یہہ بیان انصاف اور حق پسندی کی نظر سے پڑھیگا۔ تو صاف معلوم کریگا۔ کہ جو عیب وہ اُن پر لگاتا ہو وہ ایسے ہیں ہی نہیں۔ جیسے اُس کے اپنے زعم میں ہیں۔ ہم تو خاص طور پر کسی پر عیب نہیں لگا سکتے کیونکہ کل کے کل بنی آدم گنہگار ہیں۔ اور کسی کا سلسلہ ایسا پاک ثابت نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے کوئی زانی۔ حرامکار۔ بت پرست۔ لالچی مشرک یا کافر نہ ہوا ہو۔

مثلاً کوئی محمدی ہی یہہ بات ثابت کر دے کہ آدم سے لیکر محمد تک اُس کے خاندان میں کوئی عورت یا مرد زناکار نہ تھا۔ یا مشرک یا کافر نہ تھا۔ یا خود محمد ہی ان عیبوں سے بری تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ زنا سے تو کفر اور شرک سخت تر گناہ ہیں۔ زنا تو صرف جسم ہی سے ہوتا ہو۔ مگر کفر اور شرک

تو خدا روح اور ایمان سے تعلق رکھتے ہیں۔

یا کوئی محمدی اتنا ہی کہدے۔ کہ محمد کی آل ان عیبوں علی الخصوص زناکاری کی بدی سے بری ہے۔ یہہ روئے زمین کے سید اور سیدزادیاں بے عیب ہیں۔ جب اپنے ہی گھر میں صدوم عمورا والی پلیدگی بھر رہی ہے۔ تو پھر دوسرے پر کیا حرف دھرنا۔

یا کوئی آریا ہی ثابت کردے۔ کہ رامچندر کرشن اور دیگر اُن کے دیوی دیوتے اور ان کی اولاد اپنے خاندانی سلسلہ میں زناکاری۔ حرامکاری اور دیگر بدیوں سے پاک اور بے عیب ہیں۔

نیز معلوم ہو کہ ان عورات کی پاکدامنی مسیح کو پاک نہیں کرتی۔ بلکہ وہ اس سلسلہ میں شامل ہوکر مسیح کی پاکیزگی سے پاک ٹھہرتی ہیں۔ کیونکہ جو اس سے چھوا سو پاک ہوا۔ مرقس ۵: ۲۵-۳۴ متی ۹: ۲۰-۲۲۔

اس جسمانی نسب نامہ سے کسی قسم کی بھلی یا بُری تاثیر مسیح پر نہیں پڑتی۔ یوں کہنے کو ہم جسمانی طور پر کہہ لیں کہ فلاں مسیح کی دادی اور فلاں نانی ہے۔ مگر مسیح ان سب سے بڑا اور ان سب کا نجات دہندہ ہے۔ ان کو جو بڑائی حاصل ہوئی۔ تو صرف مسیح کے ساتھ ملنے سے جو پیغمبر اور رسل اور بادشاہ ہو چکے۔ جن کا جسمانی رشتہ مسیح سے ملتا ہے۔ وہ اپنی خوبیوں سے نہیں مگر مسیح ہی کے طفیل اس درجہ کو پہنچے۔ ابراہام جو سرپیغمبراں ہے اور ایمانداروں کا باپ وہ بھی مسیح ہی سے نجات کا طلبگار اور اس کے دیدار کا مشتاق تھا۔ خداوند یسوع نے فرمایا کہ تمہارا باپ ابراہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے۔ چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔ تب یہودیوں نے اُسے کہا۔ کہ تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں کیا تو نے ابراہام کو دیکھا۔ یسوع نے اُنہیں کہا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں۔ یوحنا ۸: ۵۶ تا ۵۸۔

یہود کا گمان تھا کہ مسیح داؤد کا بیٹا ہے جب اس کے متعلق مسیح ان سے سوال کرتا ہے۔ تو ان سے جواب بن نہیں آتا۔

جب فریسی جمع تھے۔ یسوع نے ان سے پوچھا کہ مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہے۔ وہ کس کا بیٹا ہے وہ بولے داؤد کا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ پھر داؤد روح کے بتانے سے کیونکر اُسے خداوند کہتا ہے۔ کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کروں تو میرے دہنے بیٹھ۔ پس جب داؤد اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا پر کوئی اس کے جواب میں ایک بات نہ بول سکا۔ متی ۲۲: ۴۱ تا ۴۶۔ جبکہ ان بزرگوں کا اثر مسیح کی ذات پر کچھ نہیں پڑتا۔ تو پھر ان کا اثر جو کسی نہ کسی طرح سے اس سلسلہ میں آگئے کیا پڑیگا۔ وہ آدم ثانی ہے۔ اس کو خدا نے اپنی قدرت اور روح القدس کی تاثیر سے خاص طور پر بیگناہ پیدا کیا۔

اس وقت اس کے بھائی اور اس کی ماں آئی اور باہر کھڑی رہ کے اسے بلوا بھیجا۔ اور جماعت اس کے آس پاس بیٹھی تھی اور اُنہوں نے اس سے کہا کہ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے طلب کرتے ہیں۔ اُس نے اُنہیں جواب دیا۔ کون ہے میری ماں یا میرے بھائی اور اُن پر جو اس کے آس پاس بیٹھے تھے نگاہ کرکے کہا۔ کہ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی۔ اسلئے کہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلتا ہے۔ میرا بھائی اور میری بہن اور ماں وہی ہے۔ مرقس ۳: ۳۱ تا ۳۵۔

غیر قوموں نے جو راستبازی کی تلاش نہ کرتی تھیں۔ راستبازی حاصل کی۔ یعنے وہ راستبازی جو ایمان سے ہے۔ رومی ۹: ۳۰۔

راقم

رحمت مسیح۔ واعظ۔ چمبہ

مسیح کی تعلیم

بقیہ ساتواں باب

مسیح کی تعلیم اپنی بابت

اُسکی پہلی بات سے ہم حیران ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اقرار کرتا کہ وہ خدا کے ساتھ کام کرتا رہتا ہے۔ یوحنا ۵: ۱۷۔ "میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہے اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں"۔ اس کے بعد وہ بیٹے کی کامل تابعداری کا ذکر کرتا اور کہتا کہ "میں خدا باپ کی تمام مرضی کے ساتھ زندگی بسر کرتا"۔ ایسا اقرار ہماری سمجھ میں سچے فرزند کی عزت کے لایق ہے یعنے "مجھے ضرور ہے کہ میں اپنے باپ کا فرمان مانونگا"۔ اِن لفظوں میں "مجھے ضرور ہے" صحیح عزت معلوم دیتی ہے۔ اسی طرح کے قایم دل سے لوتھر بیدڑ ہو کے بولا کہ "میں یہاں کھڑا ہوتا ہوں۔ کوئی اگر تدبیر کر نہیں سکتا۔ میں لاچار ہوں سو خدا میری مدد کرے"۔ ویسے ہی مسیح کا کہنا دیکھو کہ "بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر وہ جو باپ کو کرتے دیکھے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے بیٹا بھی اسطرح سے کرتا ہے"۔ اور "میں آپ سے کچھ نہیں کر سکتا"۔ اور



یعنے " آئے آگ میں گرتے ہوئے عضو تو دیوتاؤں کے کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو تو آباؤ اجداد کے کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ تو انسانوں کے کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو تو ہمارے کئے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو۔ وہ گناہ جو ہم نے کئے خواہ دن کو خواہ رات کو تو ان کا کفارہ ہو خواب میں یا جاگتے ہوئے جو گناہ ہم نے کئے تو اُن کا بھی کفارہ ہو۔ تمام گناہ جو ہم نے جانکر کئے اور جو بغیر جانے سے کئے تو انکا بھی کفارہ ہو۔ تو ہی گناہ کا تو ہی گناہ کا کفارہ ہو" تیتریہ ارینک میں یوں لکھا ہے۔

घेते सहस्रमयुतं पाशा मत्यो मत्यीप ह
न्तवे तान यज्ञस्यमायया सर्वानिवय
जामहे

یعنے " اے موت انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیرے ہزارہا بندھن کو ہم یگیوں کی مایا سے کفارہ کرتے ہیں"

سو یگیوں یعنے قربانی کی مایا کی عجیب طاقت سے ویدک رشی بھی کسی قدر واقف تھے باغِ عدن میں ہمارے پہلے والدین کی برگشتگی کے بعد خدا نے جو اُن کو چمڑے کے کُرتے پہنائے تھے اب اُنکا مطلب آسانی سے کھلتا ہو وہ چمڑا قربانی کے ذبیحہ کا چمڑا تھا۔ جو آدم اور حوا کے گناہوں کے کفارہ کی علامت تھا۔ انسان نے انجیر کے پتوں یعنے اپنی تجویز یعنے اعمالِ حسنہ سے اپنے گناہوں کو ڈھانکنا چاہا۔ لیکن ناکامیاب ہوا۔ پر خدا نے ذبیحہ کے چمڑے یعنے حقیقی کفارہ کی راستبازی سے انسان کے گناہ کو ڈھانکنے کی تجویز کی۔ سو کرم مارگ کی بنیاد انسان کی ناقص تجویز ہو۔ اور اور کرپا مارگ کی بنیاد خدا کی طرف سے کفارہ کی کامل تجویز ہو۔ جس کی علامت شروع ہی سے انسان کی گمراہی کے وقت ہی انسان پر ظاہر کی گئی تھی۔ پیدایش ۴: میں قربانی کی رسم صاف نظر آتی ہو۔ آدم کے بیٹے ہابل نے اپنی پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے خداوند کو نذر گذرانا۔ اور یوں بھی لکھا ہو کہ خداوند نے ہابل کو اور اس کے ہدیہ کو قبول کیا۔ سو کفارہ کی رسم اسی طرح آدم کی اولاد میں پھیلتی رہی۔ نوح کے زمانہ میں طوفان کے بعد نوح نے قربانی چڑھائی۔ اور پھر قربانی کی رسم کو نو آباد زمین پر رائج کیا۔ وسط ایشیا میں آریہ قوم اگرچہ سچے خدا کو بھول گئی تھی اور مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے تو بھی جو اُنہوں نے اپنے قدیمی والدین سے سیکھا تھا۔ اُس قربانی کی رسم کو بھلا نہ دیا۔ اور اپنے مختلف دیوتاؤں کو اس لئے قربانی چڑھاتے رہے۔ لیکن آدم ہابل اور نوح کے خدا کو بھول جانے کے سبب سے اس خدا کی قربانی مقررہ کی اصلی غرض بھی بہت کچھ بھول گئے اُنہوں نے اس قربانی کو اپنا کیا ہوا عمل سمجھکر کرپا مارگ کو کرم مارک بنا لیا۔

رِگوید

اب ہم اس بات پر غور کریں گے کہ اہل ہنود میں کرم مارگ کا رواج کس طرح شروع ہوا اور نشو نما پاتا گیا جو ہماری تحریر کا اصل مدعا ہو۔ ہندوؤں کے کرم مارگ نے مختلف زمانوں میں مختلف صورتوں کو اختیار کیا ہو اس لئے اس مضمون کو سمجھنے کے لئے اس کو تین بڑے زمانوں میں تقسیم کرینگے۔

(۱) زمانہ وید (۲) زمانہ فیلسوفی (۳) زمانہ پران و تنتر یعنے زمانہ حال۔

ویدک زمانہ میں داخل ہوتے ہی ہم کو رگوید سنگھتا ہاتھ میں لینی پڑتی ہو۔ کیونکہ رگوید سنگھتا اہل ہنود کی سب سے قدیم تصنیف تھی۔ بائبل کی پہلی کتاب کھولتے ہی جو بیانات ہمیں نظر آتے ہیں۔ رگوید سنگتا کو کھولنے سے وہ بیان ہمیں نصیب نہیں ہوتے۔ پیدایش کی کتاب کے شروع میں جیسا دنیا اور انسان کی پیدایش اور انسان کا باغ عدن میں رہنا اور شیطان سے آزمایا جانا اور انسان کی برگشتگی وغیرہ کا بیان ہم کو ملتا ہو۔ ویسا ہی رگوید کے شروع اس کا نام و نشان نہیں پایا جاتا ہو۔ اس کا سبب یہہ ہو کہ بائبل کی پہلی کتاب یعنے پیدایش کی کتاب ایک روحانی تاریخ ہو۔ لیکن رگوید چند گیتوں یا نظموں کا مجموعہ ہو۔ اسی لئے کلکتہ کے مشہور و معروف پنڈت شیو ناتھ شاستری جی۔ ایم۔ اے فرماتے ہیں " رگوید محض شاعرانہ خیالات سے پُر گیتوں کی لہروں کا مجموعہ ہو۔ اس کے جا بجا شاعرانہ خیالات کیا ہی دلکش ہیں۔ نیچر کی خوبصورتی کو محسوس کرنیکا کیا ہی عجیب وسیلہ ہو۔ انسان کے دل کی کیا ہی قدرتی مرغوب تصویر۔ وید منتروں کے پڑھنے والے شاعروں نے برساتی مینڈکوں کی گُڑیں گُڑیں کی آواز میں بھی ایک طرح کی عجیب شیرینی کو محسوس کیا ہو۔ ان وید منتروں کو شاعروں کے شاعرانہ خیال کہو۔ پرندوں کے آزادانہ سریلے راگ کہو یا موحسن انسانی طبیعت کا امڈا ہوا جوش کہو تو بجا ہو۔ لیکن اُنہیں شاستر کہنا یا دھرم اپدیش کہنا یا اخلاقی روحانی شرع کہنا بالکل بیجا ہو۔ دیکھو بنگالی لکچر جات بھید صفحہ ۱۹ و ۲۰۔

شاستری جی نے اور زمانہ حال کے مغربی تعلیم یافتہ ویدک پنڈتوں نے اس طرح رگوید

دھرم شاستر کی گدی سے اُتار کر نظم کی کرسی پر بٹھادیا ہی۔ لیکن اگرچہ رگوید مجموعہ نظم ہی تو بھی ان نظموں میں ہندو آریوں کی مذہبی زندگی کی تصویر منعکس ہو رہی ہی رگوید کے مذہب کو عالموں نے نیچر پرستی (Physiolatry) لقب سے ملقب فرمایا ہی۔ قدرت کی مختلف قوتوں کو اندر۔ اگنی۔ درون وغیرہ دیوتے تصور کر کے رشی لوگ ان کی پرستش کرتے تھے اور ان کو قربانی چڑھاتے تھے۔ رگوید کے دو چار مقامات کے سوا کہیں خدائے واحد کا خیال صفائی سے ظاہر نہیں ہوا۔ اور اس میں موجودہ بت پرستی بھی نظر نہیں آتی ہی۔

ویدک رسومات میں یگیہ سب سے مشہور رسم ہی رگوید منڈل ۱ سکتہ ۱ کے شروع ہی میں۔ اگنی کو یگیوں کا پروہت کہا گیا ہی۔ ہم اس جگہہ پر اسی سکتہ کے پہلے دو رچے اقتباس کرتے ہیں۔

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजं। हो
तारं रत्नधातमं॥
अग्निः पूर्वेभिर्ऋषिभिरीड्यो नूतनैरु
त। स देवाँ एह वक्षति॥

یعنے میں اگنی کی ستایش کرتا ہوں جو یگیوں کا پروہت دیوتا رتویج (Ritwij) دیوتاؤں کا بلانیوالا دولت رکھنے والا ہی۔ اگنی قدیم رشیوں کی قابل پرستش تھا۔ نئے رشیوں کا بھی وہ دیوتاؤں کو یہاں لاوے۔

ان دونوں رچوں کے آخری رچہ سے ویدک عالموں نے یہہ فیصلہ کیا ہی کہ اگنی کی پرستش اہل ہنود کی نو ایجاد نہ تھی۔ اس مقام پر قدیم رشی اور نئے رشیوں کا ذکر دیکھکر انہوں نے خیال کیا کہ قدیم رشی سے وہ آریہ مراد ہیں جو وسط ایشیا میں آگ کی پرستش کرتے تھے۔ اور نئے رشی سے وہ آریہ مراد ہیں جو اُن سے جدا ہو کر ہندوستان میں آبسے۔ سو اگنی کی پرستش ہندو آریہ وسط ایشیا سے اپنے ساتھ لیکر ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اور نہ صرف اگنی کی پرستش۔ بلکہ اندر۔ متر۔ درون وغیرہ رگوید کے مشہور دیوتاؤں کی پرستش بھی ہندو آریہ کوہ ہندوکش کے پرلے سرے سے ساتھ لیکر ہندوستان میں رونق افروز ہوئے تھے اس بات کے ثبوت کے واسطے ژندوستہ کے ساتھ رگوید کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ محقق علما کی تحقیق اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ویدک کے کرم مارگ کی ابتدائی حالت وسط ایشیا کی دیگر آریہ اقوام کی کرم مارگ کی حالت سے بہت کچھ مشابہت رکھتی تھی۔ اور وہ حالت بہت کچھ سادہ تھی۔ ویدک رشی اندر وغیرہ دیوتاؤں کی تعریف میں اپنے منتق شدہ گیتوں کو گاتے تھے اور وہی قربانیاں چڑھاتے تھے۔ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ قربانی کی رسم انسان کی برگشتگی کے بعد ہی فوراً مقرر کی گئی۔ آدم کے بیٹے ہابل نے اپنی پہلوٹھی بھیڑ بکریوں میں سے قربانی چڑھائی۔ اسی طرح قربانی کی رسم شروع ہی سے بتدریج چلی آتی ہی۔ اور نوح نے بعد طوفان کے پھر قربانی کی رسم جاری کی۔ رفتہ رفتہ یہہ رسم عالمگیر رسم ہوگئی۔ وسط ایشیا کی آریہ قوم اگرچہ سچے خدا کو بھول گئی تھی۔ لیکن اس قدیم قربانی کی رسم کو نہیں بھولی تھی۔ وہ اپنے دیوتاؤں کو جانوروں کی قربانیاں چڑھاتے رہے۔ ہندو آریہ جب ہندوستان میں داخل ہوئے۔ تو وہ یہاں آکر بھی جانوروں کی قربانیاں چڑھانے لگے۔ ہم رگوید کے منتر بھاگ سے بھی اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں۔

مثلاً (۱) رگوید میں دش آپری سکتہ ہیں یہہ آپری سکتہ جانوروں کی قربانی کے وقت ورد کئے جاتے تھے۔ ہر ایک گوت کے علیحدہ علیحدہ آپری سکتہ ہوتے تھے۔ (۲) رگوید منڈل ۱ سکتہ ۱۴۲ رچہ ۱۵ میں لکھا ہی کہ وہ ججمان جو لذیذ غذا سے اپنے مہمانوں کو خوش کرنے کے لئے اپنے گھر میں جانوروں کی قربانی کی رسم کو ادا کرتا ہی سو مانند بہشت کے ہی (۳) منڈل ۲ سکتہ ۷ رچہ ۵ میں لکھا ہی۔ اے بھارت اگنی تو ہمارا ہی ہی تیرے واسطے بانجھ گائے کی۔ بیل کی۔ اور گابھن گائی کی قربانی کی گئی ہی۔ اس رچہ میں گائے کی قربانی کا ذکر ہی (۴) منڈل ۶ سکتہ ۱۶ رچہ ۴۷ زور آور بیل اور گائے تیرے واسطے چڑھاوا ہوں۔ (۵) رگوید منڈل ۱ سکتہ ۱۶۲ اشوامید یعنے گھوڑے کی قربانی کے بارے میں ہی (۶) رگوید منڈل ۳ سکتہ ۸ اس لکڑی کی پرستش کے بارے میں ہی جس پر جانور کی قربانی کی جاتی تھی۔ بس جس وقت رگوید کا منتر بھاگ لکھا گیا تھا۔ یگیہ میں جانور کی قربانی کرتے تھے۔ اس میں کچھ بھی شک وشبہ باقی نہیں وہ جو کہتے ہیں کہ وید کے منتر بھاگ میں قربانی کی رسم کا ذکر نہیں ہی وہ مہربانی سے تعصب کو چھوڑ کر اپنی آنکھ کھولکر رگوید کو پڑھیں۔ رچوں کے لفظی معنوں پر غور کریں۔ سایناچارج کی تفسیر کا ملاحظہ فرماویں۔ اور ہندو آریہ کی رسومات کی تائید کرنیوالی کتابوں مثلاً ژندوستہ وغیرہ کو بھی نظر انداز نہ کریں ہندو آریہ یگیوں میں نہ صرف جانور کی قربانی کرتے بلکہ گوشت بھی کھاتے تھے۔ رگوید کے منتر بھاگ ہی سے اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہی۔ دیکھو رگوید منڈل ۱ سکتہ ۷۱ رچہ ۱۲ ؛



واقعات اور آرائیں

کشمیر میں مشنری ترقی۔ سری نگر کشمیر میں چرچ مشن کو قایم ہوئے عرصہ تیس سال سے کم نہوگا اور اس عرصہ میں متواتر کوشش اور ثابت قدمی سے اب جو کچھ کر دکھلایا ہو اس پر غور کرنے سے سبق ملتا ہی۔ اس کوشش کا زور تبدیل مذہب پر نہیں ہو بلکہ مذہب کا نیک اثر ڈالنے پر ہو کہ بیماروں کو دوائیاں مفت دی جاویں اور تعلیم کے لئے بہترین انتظام ہو۔ مشن ہائی سکول کے پرنسپل پادری سی۔ ای۔ ٹنڈل صاحب ہیں۔ ان کو یہاں آئے ۹ سال ہو چکے ہیں اور اس عرصہ میں طلبہ کی تعداد ۲۷۰ لڑکوں سے بڑھکر ایک ہزار تک آپہنچی ہی اور اس میں برہمنوں کے بھی زیادہ لڑکے ہیں۔ علاوہ کرکٹ اور فٹ بال کے سب سے اعلیٰ کھیل جسمانی ورزش کا کشتی رانی ہو اور یہہ وہ لطف ہی جس کو آکسفورڈ اور کیمبرج کے تعلیم یافتہ ہی سمجھ سکتے ہیں کہ کیسا خوش اور فرحت افزا ہی۔ مشن ہائی سکول کے لڑکے کشتی چلانے کے فن میں ایسے پھرتیلے ہیں کہ لارڈ لینسڈون صاحب کو ولایتی ورسگاہیں یاد آئیں۔ اس سے متعلق مشن ہسپتال ہی یہہ ڈاکٹر نیو صاحب کے زیر اہتمام ہی۔ الف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ہیں۔ ہر سال تیس ہزار مریض باہر سے آتے اور دوا لے جاتے ہیں اور جو ہسپتال میں رہکر ہی مفت علاج کراتے ہیں وہ ایک ہزار سالانہ سے کم نہیں ہیں ۱۸۹۷ء میں ساڑھے تین ہزار جراحی عمل کئے گئے اور اس کی آمدنی خوشی برضا ذریعے سے قریب ۱۵ ہزار سالانہ ہی۔ از اخبار عام

ہندوستان کی طرف سے ایک زوردار درخواست بھیجی گئی ہو کہ کنزوک کنونشن کی طرف سے چند صاحبان آنے والے موسم سرما میں ہندوستان کو بھیجی جاویں یقین ہو کہ اگر اس سال بھی انگلستان کی کنزوک کنونشن کی طرف سے چند صاحبان تشریف لائے تو پچھلے سال کی مانند ہندوستان کی کنونشنیں بڑی دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہونگی اور بہت لوگ فیض حاصل کرینگے۔

ڈاکٹر فیر برن صاحب (جنہوں نے پچھلے سال ہندوستان کا دورہ کیا اور جگہہ بجگہہ لکچر دیے) ولایت میں واپس جاکر ایک کتاب شایع کی ہی جس میں انہوں نے ہندوستان کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں یہہ خیالات نہایت ہی عمدہ اور غور طلب ہیں۔ ہم کو امید ہی کہ ہمارے انگریز یدان ناظرین اس کتاب کو منگواکر پڑھیں گے اور اس سے فایدہ اٹھاویں گے۔

لاہور کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن نے تجویز کی ہو کہ ۵ سے ۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء تک بیاس میں مسیحی طالب علموں کے لئے ایک کانفرنس کی جائے اس کانفرنس میں حسب ذیل مضامین پر گفتگو کیجاوگی (۱) خدا کے ساتھ چلنا (۲) بائبل سٹڈی کے طریقے (۳) طالب علموں کی مشکلات (۴) اکتوبر ٹرم کے لئے کام (۵) اس نسل میں ہندوستان کی بشارت۔ بیاس میں ہر ایک طالب علم کو کھانے وغیرہ کے لئے صرف ۶ روپیہ دینے ہونگے جس میں سے آٹھ آنہ درخواست کے ساتھ پہلے بھیجدینے چاہئیں۔ امید کی جاتی ہو کہ کرایہ بھی سال گذشتہ کی کنونشن کی طرح کم ہو جاویگا۔ درخواستیں مسٹر ایم۔ ایل۔ لیلام سینٹ جانس ہوسٹل لاہور کے نام بھیجنی چاہئیں۔

۲۰ جولائی کے کوکب ہند سے معلوم ہوتا ہی کہ پادری۔ الف۔ بی۔ ماٹر صاحب کی مصنفہ "گذریا زبور" کا کسی نے اُردو میں ترجمہ کیا ہی جو کوکب ہند میں شایع ہوگا۔ ہم کوکب ہند کے نامہ نگار کی اطلاع کے لئے خبر دیتے ہیں کہ اس کتاب کا بہت عمدہ ترجمہ ہوکر پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کی طرف سے شایع ہو چکا ہی۔ ہمارے ناظرین کو ریلیجس بک سوسائیٹی لاہور سے "چوپانی زبور" نامی کتاب منگواکر ضرور پڑھنا چاہئے۔

اس سال برسات کی حالت بڑی عجیب ہی کہیں تو بہت ہی کثرت سے برسا ہی اور کہیں بہت ہی کم۔ مثلاً ممالک مغربی و شمالی میں اس سال معمول سے چھ انچ زیادہ پانی برس چکا ہی اور ابھی تک بس نہیں ہوئی۔ حالانکہ پنجاب میں بہت ہی کم پانی پڑا ہی۔ اور اگر چند روز تک ایسا ہی حال رہا تو قحط کا اندیشہ ہی۔ سُنا گیا ہی کہ بمبئی میں بھی پانی کم پڑا ہی اور قحط کے پڑجانے کا خطرہ ہی۔ اور ۱۸۱۷ء سے اب تک بمبئی میں ایسی کم بارش جولائی کے مہینے میں کبھی نہیں ہوئی۔

چین میں لوتھرن مشن کے دو پادری قتل کئے گئے تھے اُن کے معاوضے میں چین کی طرف سے اُن کو تیس ہزار روپیہ پیش کیا گیا مگر لوتھرن مشنریوں نے اس کے لینے سے انکار کیا اور چاہا کہ وہ صرف یہہ چاہتے ہیں کہ ان کو اجازت دیجاوے کہ وہ بلا روک ٹوک اپنا کام جاری رکھ سکیں۔

چین میں انجیل کی بشارت کا کام خاطرخواہ ترقی کر رہا ہی۔ جگہہ بجگہہ کلیسیائیں قایم ہوتی جاتی ہیں مثلاً ایک قصبے میں جہاں دس سال پہلے صرف تین شخصوں نے بپتسمہ پایا تھا اب وہاں ایک جماعت قایم ہو چکی ہی کہ جس میں ۱۳۰ ممبر اور تین ایلڈر اور چار

غزل طبع زاد شاد

بارش رحمت کی بوندیں جب خدا برسائیگا
قحط سالی دور ہوگی نرخ بھی بڑھ جائیگا
مفت میں ملتا ہی پیاسو چشمۂ آب حیات
تشنگی میں جو کہ مرجائیگا وہ پچھتائیگا
ہی سماوی من برستا خیمۂ رخسا کی کے گرد
بھوک سے مرجائیگا جو کہ اُسے نہ کھائیگا
مشعلیں جلتی رہیں امید کی اے مومنین
وقت آتا ہی کہ ہر اک اجر اپنا پائیگا
باغباں نے بو دیا ہی ہر شجر پھل کے لئے
کاٹ ڈالا جائے گا جو کہ ثمر نہ لائے گا
ذات باری میں یسوع میں ہوکے ہم مل جائینگے
درمیاں سے جب یہ حجر یہ سما اُٹھ جائیگا
رُوح و تن میں ہم بدل جائینگے مانند مسیح
مالک کون و مکاں جب بادلوں پر آئیگا
شاد کر بندے کو یارب جسم سے کانٹا نکال
شکر کرتے خوش دلی سے حمد تیری گائیگا

یسوع مسیح کی دوبارہ آمد

کم نہیں نرگس سے چشم وا ہماری ان دنوں
برق کے پارے سے ہی دل میں بیقراری ان دنوں
جبکہ میں بیدار ہوں ہی ذکر تیرا ہی مسیح
خواب میں بھی ہی تیری ہی یادگاری ان دنوں
بادلوں پر آ رہی ہی دیکھو کیسی شان سے
بادشاہ ہر دو عالم کی سواری ان دنوں
مشعلیں لو ہاتھ میں اور نکلو استقبال کو
خواب غفلت سے اُٹھو تم اے کنواری ان دنوں
شاد کر مجھ کو خدایا وصل عیسیٰ اسے شتاب
میں اسی کی کر رہا ہوں انتظاری ان دنوں

دنیا کی ناپائیداری

یا مسیحا تو غیر فانی ہی ۔ راہ و حق اور زندگانی ہی
عقل کیا ہی تونگری کیا ہی ۔ حسن کیا ہی اور کیا جوانی ہی
چیزیں دنیا کی چند روزہ ہیں ۔ تیری الفت ہی جاودانی ہی
بیٹھا ہو کے عاصیوں پر بھی ۔ رحم ہی تجھ کو مہربانی ہی
جان دیکر بھی اف نہ کی تو نے ۔ صدق تیرے کی بس نشانی ہی
اور انساں تو سب زمینی ہیں ۔ ایک عیسیٰ ہی آسمانی ہی
شاد کو دے تو فضل اپنے سے ۔ روح اقدس تو مہربانی ہی

غزل

ہماری کشتی تھی ڈوبنے پر لگے تھے جھونکے غضب ہوا کے
طفیل پہنچی کنارے اگر خدا کی صورت میں ناخدا کے
ہی خوف حق ہی کا ابتدائے کمال و دانش ولیک احمق
حقیر کرتے خیال اُس کو نہ شنوا ہوتے ہیں باپ ما کے
نگاہ اپنی میں فخر مت کر کہ میں ہوں دانا نہیں ہوں نادان
تو رکھ توکل خدا پہ اپنا ۔ پسند شیخی نہیں خدا کے
ستائے جاتے گرائے جاتے ہیں پر نہیں ہیں ہلاک ہوتے
گو ہیں مصیبت میں ہم شکنجے میں پر نہیں ہیں وہ تو رہا کے
گر ز کیونکر نہ راستباز و نکو ہووے گر روسے اے عزیزو
نہیں ہی رہتا یہ تیرا کدم بوقت حاجت کہ نہیں آ کے
ہیں جسم و دنیا و نیز شیطاں ہمارے دشمن ولیک ہمکو
یہ روح اقدس صلیب عیسیٰ کلام حق کا رکھیں بچا کے
ہو شاد قربان اس مسیحا کے اپنی جاں تک بھی اُسکو دیدے
کہ کچلا جس نے ہی تیری خاطر ہی سر گروہ شیطاں کو دکھ اُٹھا کے

راقم ۔ دینا ناتھ شاد ۔ لودیانہ

حمد مسیح

نور افشاں جو مسیح کا نہ ستارا ہوتا
چرخ اعظم پہ نہ روشن کوئی تارا ہوتا
زلزلہ رہتا فلک کو سدا مانند زمیں
چرخ پر اب جو یشوع کو نہ پکارا ہوتا
ملت قید مسیح کے جو نہ ہوتے پابند
ہم کو دوزخ سے نہ بچنے کا سہارا ہوتا
زندہ مردے کو مسیحا جو نہ کرتے از حکم
مر کے لعزر نہ کبھی زندہ دوبارا ہوتا
بلبلیں ہوتیں نوا سنج کہاں پھر کبھی
گر مسیحا نہ جہاں کا چمن آرا ہوتا

راقم
مولوی یحییٰ ۔ ازبار کپور

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یا ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالب علموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ڈی ڈی ۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے ۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ۔ ایم ۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا